بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 29 اپریل 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رمضان آیا اور تمام ان لوگوں پر جنہوں نے اس سے فیض پانے کی کوشش کی برکتیں بکھیرتے ہوئے گذر گیا۔ ایک عقلمند اور حقیقی مؤمن ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے ختم ہونے سے ہم اپنی بہت سی ذمہ داریوں اور فرائض سے آزاد نہیں ہو گئے بلکہ رمضان ان فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی تربیت کر کے گیا ہے۔ ان فرائض کی ادائیگی اور مستقل ادائیگی کے طریق سکھانے آیا تھا اور ان میں ترقی کی منازل کی نشاندہی کرنے آیا تھا اور یہ سکھاتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔

اگر ہم اس حقیقت کو بھول گئے کہ رمضان کے بعد ہم نے اپنے فرائض اور حقوق کی ادائیگی کے معیاروں کو کس طرح قائم رکھنا ہے تو ہم نے اپنا رمضان اس طرح نہیں گزارا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

پس اگر ہم ایک رمضان کو دوسرے رمضان کے ساتھ نیکیاں کرتے ہوئے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنے حق ادا کرتے ہوئے جو عبادتوں کے بھی حق ہیں اور لوگوں کے بھی حق ہیں سال کے باقی مہینے نہیں گزارتے تو ہم نے رمضان سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا۔

رمضان میں ہم نمازوں اور نوافل کی طرف خاص توجہ کرتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ نمازیں ہر روز اور پورا سال وقتِ مقررہ پر ادا کرنی لازمی ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر آپ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جس چیز کا سب پہلے حساب لیا جائیگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ پس نماز کسی خاص مہینہ کیلئے مخصوص نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں نماز کے متعلق بارہا تلقین فرمائی ہے کہ ہماری نمازیں ایسی ہونی چاہئیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھانے والی ہوں۔ یہ نہیں کہ صرف اس وقت نماز پڑھی اور کچھ گریہ وزاری کی جب کوئی مشکل پیش آجائے اور مشکل حل ہونے کے بعد پھر بھول گئے۔ یا صرف رمضان میں اس طرف توجہ کی۔ اگر ایسا ہو تو نمازیں یا روزہ یا جمعہ ہمیں برائیوں سے دور نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز ایک خاص دعا ہے لیکن لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کو کیا حاجت ہے کہ انسان تسبیح و تحمید میں مصروف رہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل تقویٰ اور عبادت اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ وہ لوگ جو عبادت میں لذت حاصل نہیں کرتے وہ بیمار ہیں۔ ان کو اپنی بیماری کی فکر کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر انسان پوری طرح دنیا داری میں پڑ جائے اور اس کو ان چیزوں کی فکر ہی نہ ہو تو وہ کس طرح یہ لذت یا حظ محسوس کر سکتا ہے۔ اس کا حل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نماز سے غافل اس لئے ہوتے ہیں کیونکہ ان کو اس لذت اور سرور کا علم نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا ہے۔ اور نہ انہوں نے کبھی اس لذت کو چکھا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے نہایت درد سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی لذتیں عطا کی ہیں اس طرح نماز کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرآن کریم پڑھنے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے، آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے اور خدا سے محبت پیدا کرنے کے حوالہ سے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ ہمارا لائحہ عمل ہے۔ نمازوں کو سنوار کر ادا کرنا، قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور توحید کے قیام کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنا۔ پس اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ نری بیعت کرنے سے تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے حالات اور پاکستان، افغانستان اور الجزائر میں احمدی اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔